بیمار کی نماز

امِ عبدِ منیب

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیمار کی نماز

ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

0321-4609092

نام کتاب ———— بیمار کی نماز

اہتمام ———— محمد عبد غیب

ناشر ———— مشربہ علم وحکمت

قیمت ———— 18:00

ناشر: ☜ مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: ☜ دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیماری عذر کی حالت کا نام ہے۔ جس میں انسان اپنے کام معمول کے مطابق نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی بندوں پر یہ کمال شفقت ہے کہ اس نے انسان کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر کسی بھی حکم کا پابند نہیں بنایا۔ ارشاد ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾

''پس اللہ سے ڈرو جس قدر تم استطاعت رکھتے ہو۔''

عبادات ادا کرنے کے لیے اس نے عذر کی حالت میں تخفیف کر دی۔

نماز روزانہ پانچ دفعہ کا معمول ہے۔ اس لیے بیماری کی حالت میں سب سے زیادہ اسی کے مسائل معلوم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ خواتین اکثر بیماری کی مختلف حالتوں میں وضو اور نماز سے متعلق پوچھتی رہتی ہیں۔ انہی کی ضرورت کو سامنے رکھ کر یہ کتابچہ مرتب کیا ہے۔

طویل احادیث دینے کی بجائے حوالے دینے پر ہی اکتفا کی ہے تاکہ کتابچہ مختصر رہے۔ حوالے پورے درج کیے ہیں تاکہ اصل ماخذ کی طرف رجوع کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو روحانی اور جسمانی شفا عطا کرے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شَفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

''اے اللہ! لوگوں کے رب، اس تکلیف کو دور کر، اور شفا عطا فرما کہ صرف تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ایسی شفا دے جو کسی بیماری

کو باقی نہ چھوڑے۔''

مسلسل ناپاکی کی حالت:

بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ ان میں انسان کسی وقت بھی پاک نہیں رہ سکتا، ان میں سے بعض بیماریاں مندرجہ ذیل ہیں:

☆ مسلسل پیشاب کے قطرے آنا

☆ مسلسل پاخانہ خارج ہونا

☆ عورت کا مسلسل خون جاری ہونا

☆ مذی کا مسلسل جاری ہونا

☆ عورتوں کا مسلسل سفید پانی آتے رہنا

☆ کسی کی مسلسل ریح خارج ہوتے رہنا

ان تمام صورتوں کا حکم یکساں ہے:

① ان بیماریوں میں کسی نماز کے اول سے آخر وقت تک کے دوران اگر کوئی وقفہ ہو جاتا ہے تو وقفے کے وقت میں طہارت حاصل کر کے نماز ادا کرنا ہوگی۔

② اگر وقفہ نہیں آتا تو ہر نماز کے وقت استنجا کرنا (البتہ ریح یا سفید پانی (لیکوریا) کی صورت میں استنجا کرنے کی ضرورت نہیں) اور استنجا کرنے کے فوراً بعد وضو کر لیا جائے۔

③ استنجا کرنے کے بعد مسلسل پیشاب، پاخانہ، خون یا مذی کے جاری رہنے کی صورت میں کپڑے کی گدی یا پیمپر وغیرہ لگا لیا جائے تاکہ دوسرے کپڑے ناپاک نہ ہوں۔

④ وضو کرنے کے ساتھ ہی موجود وقت کی نماز ادا کر لی جائے اگر ایسا نہ کیا اور کچھ وقفہ ہو گیا تو نئے سرے سے طہارت حاصل کر کے وضو کرنا ہوگا۔

⑤ ایک وضو سے موجود وقت کی تمام فرض، سنت رکعتیں پڑھی جا سکتیں ہیں۔

⑥ اگر دو نمازیں ملا کر پڑھ رہے ہیں تو دونوں نمازیں ایک وضو سے پڑھی جاسکتی ہیں۔

⑦ اگر مسلسل بیماری کے علاوہ کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو پھر نیا وضو کرنا ہوگا لیکن استنجا کرنے اور نیا کپڑا یا گدی باندھنے کی ضرورت نہیں۔

ان تمام بیماریوں کا حکم مستحاضہ کے حکم پر قیاس کیا جائے گا۔ جیسے آپ ﷺ نے فاطمہ بنتِ حُبَیش رضی اللہ عنہا سے فرمایا جنہیں استحاضہ کا مرض تھا کہ جب حیض کا خون ہو جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے تو نماز سے رک جا۔ جب دوسرا خون ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ وہ تو رگ (کا خون) ہے۔ (سنن ابی داؤد:۲۷۴ نسائی)

مناسب یہ ہے کہ سلسل البول جیسے مرض والا آدمی اور مستحاضہ اپنی شرمگاہ پر کپڑا باندھ لے تاکہ دیگر کپڑوں کو ناپاکی نہ لگے جیسے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے جو کہ موطا امام مالک، کتاب الطہارہ اور ابو داؤد وغیرہ میں ہے۔

(تفہیم الدین از مبشر احمد ربانی، ص:۱۶۰)

جسم کے کسی حصے سے خون بہنا:

☆ اگر جسم کے کسی حصے سے وضو کرنے کے بعد خون بہہ نکلے، مثلاً نکسیر پھوٹے، بلغم کے ساتھ خون آئے، زخم سے خون بہنے لگے، مسوڑھوں سے خون نکلے تو وضو

نہیں ٹوٹتا کیونکہ خون کا بہنا ناقضِ وضو نہیں اور خون لگنے سے کپڑے یا جسم ناپاک نہیں ہوتا۔ خون صرف کھانا حرام ہے، اپنی ذات میں نجس نہیں ہے کہ اس سے کپڑے، جسم یا جگہ وغیرہ ناپاک ہو جائے۔ (دیکھیے سنن ابوداود: ۱۹۸)

☆ جو خون سَبِیلَین (پیشاب اور پاخانے کی راہ) سے نکلے وہ نجس بھی ہے اور ناقضِ وضو بھی۔

☆ دورانِ نماز اگر خون یا زخم سے پیپ بہہ رہی ہو تو صاف کرنے کے لیے روئی، ٹشو پیپر یا کوئی اور چیز ایک ہاتھ سے استعمال کی جا سکتی ہے۔

☆ بہنے والے زخم پر نماز سے قبل اس طرح پٹی باندھنا چاہیے کہ پیپ یا لہو بہہ کر نہ نکلے۔

☆ زخم والی جگہ پر پانی بہانا نقصان دہ ہو تو مسح کیا جا سکتا ہے۔

☆ اگر زخم پر پٹی، پلاسٹر، دوا کا لیپ یا کوئی اور چیز ہو تو مسح کر لینا کافی ہے۔

(جدید فقہی مسائل)

☆ کوئی شخص کرسی پر بیٹھ سکتا ہے لیکن جھک نہیں سکتا، اسے وضو کرانے والا بھی کوئی نہیں تو اس کے لیے پاؤں پر پانی بہا دینا کافی ہے ملنے کی ضرورت نہیں۔ وضو کرتے ہوئے فوم کا ٹکڑا پانی میں بھگو کر پاؤں کے نیچے رکھ کر دباؤ ڈالے تو پانی اچھل کر ایڑیوں وغیرہ کو تر کر دے گا یا پاؤں کو پانی بھرے برتن میں ڈال کر ڈبو لے۔

☆ اگر کوئی شخص سر یا کان کا مسح نہیں کر سکتا اور کوئی مدد کرنے والا بھی نہیں تو اس کے بغیر ہی وضو ہو جائے گا۔

تیمّم:

تیمّم مٹی کے ساتھ طہارت حاصل کرنے کا نام ہے۔ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾ (المائدہ:٦)

''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی لو اور اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمم) کر لو۔''

یہ مندرجہ ذیل صورتوں میں کیا جا سکتا ہے:

☆ پانی اس قدر دور ہو کہ اس تک پہنچنے یا لانے تک موجود نماز کا وقت نکل جائے گا۔

☆ پانی ایسی جگہ پر ہو جہاں پہنچنا مشکل ہو جیسے راستے میں کسی جنگل، یا کسی موذی جانور یا دشمن کا حائل ہونا۔

☆ پانی اتنا کم موجود ہو کہ وضو کر لینے سے پینے کے لیے پانی نہیں بچے گا اور مزید پانی جلدی ملنے کا یقین نہ ہو۔

☆ پانی استعمال کرنے سے شدید بیماری یا موت کا اندیشہ ہو۔

☆ یہ خطرہ ہو کہ ٹھنڈے پانی کے استعمال سے شدید بیماری آ لے گی اور پانی گرم کرنے کا ذریعہ بھی موجود نہ ہو۔

☆ پانی موجود ہو لیکن بیماری کے سبب آدمی اس تک نہ پہنچ سکتا ہو اور کوئی مدد کرنے کے لیے بھی نہ ہو۔

تیمّم کا طریقہ:

بِسمِ اللّٰہ کہہ کر پاک مٹی پر ہاتھ مار کر دائیں ہاتھ کی پشت اور سامنے والے حصے کی انگلیوں سے لے کر ہتھیلیوں یا کہنیوں تک ہاتھ لے جائیں دونوں طرح درست ہے۔ پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت اور سامنے والے حصے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنیوں یا ہتھیلیوں تک لے جائیں۔ (ابنِ ماجہ: ۵۶۹)

مٹی پر دوبارہ دونوں ہاتھ مار کر منہ پر اس طرح دونوں ہاتھ پھیریں جس طرح وضو کرتے ہوئے منہ پر پانی پھیرتے ہیں۔ یعنی پیشانی سے دونوں کانوں تک اور ٹھوڑی کے نیچے تک کے حصے پر ہاتھ پھیرا جائے۔ دوسری بار زمین پر ہاتھ مارے بغیر ایک ہی بار مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہتھیلیوں اور منہ پر ہاتھ مار لینا بھی درست ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے سنن ابنِ ماجہ ابواب التیمم بتشریح صلاح الدین یوسفؒ)

غسل کی صورت:

جسم کے جو اعضا دھوئے جاسکتے ہیں ان کو دھو لیا جائے اور جن کو پانی سے ضرر پہنچنے کا خدشہ ہو ان کا مسح کر لیا جائے۔

☆ وضو کرتے وقت بھی جو اعضاء دھوئے جاسکتے ہیں دھوئے جائیں اور جنہیں ضرر پہنچے کا خدشہ ہو ان مسح کر لیا جائے۔ (ابنِ ماجہ تشریح از مولانا صلاح الدین یوسف، ابواب التیمم)

☆ غسل کے لیے بھی تیمّم کا مندرجہ بالا طریقہ ہی کافی ہے۔ نیز ایک تیمّم

سے وضواور غسل دونوں کی حاجت پوری ہو جاتی ہے، غسل کے لیے الگ تیمّم کرنے کی ضرورت نہیں۔

☆ جس طرح ایک وضو کے ساتھ ایک سے زائد نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں اسی طرح ایک تیمّم کے سے بھی زیادہ نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

☆ تیمّم ان چیزوں سے ختم ہو جاتا ہے جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ جیسے ہی پانی مل جائے یا بیمار کی بیماری جان لیوا صورت سے باہر نکل آئے تیمّم کا حکم ختم ہو جائے گا اور اب پانی سے وضو یا غسل کی حاجت کے وقت غسل کرنا ہوگا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے سنن ابی داؤد: کتاب الطہارہ، باب التیمم)

مٹی کیسی ہو:

☆ پوری زمین پاک ہے لہٰذا اس کی مٹی بھی پاک ہے البتہ کسی جگہ گندگی واضح نظر آ رہی ہو یا یہ پتا ہو کہ لوگ اس پر غلاظت پھینکتے ہیں اس جگہ کی مٹی سے تیمّم نہیں کیا جائے گا۔

☆ اگر زمین ریتلی ہو تو ریت ہی سے تیمّم کر لیا جائے اگر مٹی مل جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

☆ پتھریلا علاقہ ہو یا پہاڑ ہوں تو جہاں کہیں دھول مٹی جمی ہوئی ہے وہی تیمّم کے لیے کافی ہے۔

جو گرد و غبار، برتنوں، دیواروں اور دیگر چیزوں پر جمع ہو جاتا ہے اس سے بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

☆ اگر برفانی پہاڑ ہے، نہ مٹی ہے نہ پانی تو ایسی صورت میں برف ہی پر ہلکا سا ہاتھ پھر کر تیمّم کر لیا جائے۔

☆ اگر برف پر ہاتھ چپک جانے کا خدشہ ہو تو پھر بغیر وضو اور تیمّم کے ہی نماز ادا کر لی جائے۔ یا کسی درخت وغیرہ پر ہاتھ مار کر تیمّم کر لیا جائے۔

مٹی سے استنجا:

☆ مٹی سے استنجا کرنا عذراً اور بغیر عذر دونوں حالتوں میں جائز ہے۔

☆ مٹی سے استنجا کرنے سے طہارت ہو جاتی ہے اگرچہ پانی بھی موجود ہو۔

☆ اگر مٹی سے استنجا کرنے کے بعد پانی استعمال نہ بھی کیا جائے تو پانی سے وضو کر کے نماز ادا کرنا درست ہے۔

☆ استنجا کے لیے تین ڈھیلے استعمال کرنا واجب ہے، نیز پیشاب کے لیے الگ تین ڈھیلے اور قضائے حاجت کے لیے الگ تین ڈھیلے لینے ہوں گے۔ چاہے ایک ڈھیلے ہی سے صفائی ہو جائے۔ (سنن ابی داود: ۴۰)

☆ اگر تین ڈھیلوں سے صفائی نہ ہو سکے تو پھر مزید ڈھیلے بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

☆ ڈھیلے صرف استنجا کرنے کے لیے ہیں اگر نجاست اپنی جگہ سے پھیل

کر آس پاس کی جلد پر لگ گئی تو وہ پانی ہی سے صاف ہوگی، ڈھیلے سے صاف کرنا درست نہیں۔

ٹشو پیپر یا کسی کپڑے سے استنجا:

☆ استنجا کرنے کے لیے اصل ذریعہ مٹی اور پانی ہی ہیں، یہ دونوں نہ ہوں، یا استعمال کرنے میں ضرر کا اندیشہ ہو تو کوئی ایسی چیز استعمال کی جا سکتی ہے جو صفائی کردے البتہ وہ قابلِ احترام چیز نہ ہو، مثلاً کھانے پینے کی چیزیں، درختوں کے پتے، کھانے کی چیزوں کے چھلکے، ہڈیاں، کاغذ اور گوبر وغیرہ۔ ہڈی، گوبر اور کوئلہ جنوں کی غذا ہے۔ (ابوداؤد:۳۹)

☆ ٹشو پیپر صفائی کے لیے ہی بنایا جاتا ہے، اس لیے اس سے طہارت بھی ہو جاتی ہے۔ پاک کپڑے کے ٹکڑے سے بھی استنجا کی جا سکتا ہے۔ ٹشو پیپر یا کپڑا بھی تین تین استعمال کیے جائیں اور شرط یہ بھی ہے کہ نجاست اپنے مقام سے ادھر ادھر نہ پھیلے ورنہ پانی ہی سے طہارت حاصل کرنا ہوگی۔ اگر بیماری ہے یا پانی سے کسی بیماری کا خوف ہے تو پھر ٹشو پیپر یا کپڑے سے جسم کی نجاست صاف کی جا سکتی ہے۔

اگر کوئی شخص خود پانی سے طہارت نہ کر سکتا ہو:

☆ ایسے شخص کو دوسرا شخص پانی سے اس طرح طہارت کرائے گا کہ ہاتھ براہِ راست شرم گاہ کو نہ لگے، وہ ہاتھ پر کوئی کپڑا، پلاسٹک کی تھیلی یا دستانہ وغیرہ چڑھا لے۔

☆ اگر کوئی شخص پاس موجود نہ ہو یا یہ کام انجام نہ دے سکتا ہو تو پھر کپڑا گیلا کر کے جسم کے ناپاک حصوں پر پھیر لیا جائے۔ اس کپڑے کو پانی سے دھو کر پھر دوسری مرتبہ جسم کے ناپاک حصوں پر پھیر لیا جائے۔

اگر پانی استعمال کرانا باعثِ تکلیف ہو:

☆ ایسی صورت میں پانی کے بجائے گیلا کپڑا نجاست صاف کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

☆ اگر گیلا کپڑا پھیرنا ممکن نہیں تو یہ شخص معذور ہے اس حالت میں بھی وہ نماز ادا کر سکتا ہے۔

جو شخص نجاست سے نہ بچ سکتا ہو:

جو شخص بیماری اور کمزوری کے سبب اپنی طہارت قائم رکھنے اور اپنے کپڑے پاک رکھنے پر قادر نہ ہو اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص بھی نہ ہو جو اس میں اس کی مدد کرے تو ایسا شخص معذور ہے وہ انہی کپڑوں میں نماز ادا کر سکتا ہے۔ کیونکہ نماز کو مؤخر کرنا جائز نہیں۔ (ابنِ ماجہ، ابواب التیمم تشریح صلاح الدین یوسف)

مصنوعی اعضاء کا وضو اور غسل میں حکم:

☆ اگر مصنوعی اعضاء آسانی سے جسم سے الگ کیے جا سکتے ہیں تو انہیں الگ کر کے وضو یا غسل کیا جائے گا۔ مثلاً دانت کو منہ سے نکال کر کلی کرنا۔

☆ اگر مصنوعی اعضا آسانی سے الگ نہیں ہو سکتے تو پھر ان کا حکم پٹی کی

طرح یا لکڑی کی کھپچی کی طرح ہے جو ہڈی ٹوٹنے کی صورت باندھی جاتی ہے۔لہٰذا ان پر مسح کیا جائے گا۔(جدید فقہی مسائل)

جرابوں پر مسح:

جن لوگوں کو پانی استعمال کرنے سے کسی بیماری کا خدشہ ہو یا کسی وجہ سے وضو بار بار ٹوٹ جاتا ہو تو ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ ایک بار وضو کر کے جرابیں پہن لیں اور دوبارہ جب وضو کرنے کی ضرورت ہو تو جرابوں پر مسح کر لیں۔

قیام کی حالت میں جرابوں پر مسح چوبیس گھنٹے تک کیا جا سکتا ہے اور سفر کی حالت میں تین دن تک مسح کرنے کی اجازت ہے۔یاد رہے کہ غسل کرنے کے لیے جرابوں کو اتار کر پاؤں دھونا ضروری ہے۔مسح صرف وضو کی صورت میں ہے۔

(ابوداؤد:۱۵۷)

یاد رہے کہ جرابیں باریک ہوں یا موٹی، چمڑے کی ہوں یا کپڑے کی اور اگر جوتا بند ہو تو بھی ان سب پر مسح کیا جا سکتا ہے۔(دیکھیے سنن ابی داؤد:۱۶۰)

پیشاب کے قطرے آنے کا شک:

اگر کسی شخص کو وضو کرنے کے بعد یہ شک ہو کہ اس کی پیشاب گاہ سے پیشاب یا کسی اور چیز کے قطرے خارج ہوئے ہیں تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرنے کے بعد اپنی پیشاب گاہ پر موجود کپڑے پر پانی کا چھینٹا دے لے۔

عام حالت میں بھی یہ مستحب ہے کہ کپڑوں پر چھینٹا دے لیا جائے۔

(ابوداؤد:۱۶۶،۱۶۷،۱۶۸)

مریض کی نماز

قیام کرنے پر قادر نہ ہونا:

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بواسیر کی شکایت تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ نماز کیسے پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فقا عِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلیٰ جَنْب۔

''کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے تو اپنے پہلو پر نماز پڑھو (ان میں سے کسی پر بھی عمل نہ کرسکو تو اشارے سے ہی پڑھ لو)۔'' (بخاری، کتاب الصلوۃ: ۱۱۱۷۔ ابوداود: ۹۵۲، ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ: ۱۲۲۳، مسند احمد: ۴/۴۲۶)

معلوم ہوا کہ اگر قیام پر قادر نہ ہوں تو بیٹھ کر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا طریقہ:

☆ دوزانو ہو کر اس طرح بیٹھے جس طرح تشہد کے لیے بیٹھا جاتا ہے۔

☆ تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ہاتھ کانوں تک لے جاکر سینے پر باندھ لے۔

☆ ہاتھ کو زمین پر بچھادے اور سجدہ کرے، پھر جلسہ اور پھر سجدہ کرے اور اپنی نماز پوری کرلے۔

☆ اگر کوئی مریض تشہد کی طرح نہیں بیٹھ سکتا تو جس طرح چاہے بیٹھ جائے۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ)

کچھ بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر قرأت کرنا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی نماز (تہجد) کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہو گئی تو (تہجد کی) بیٹھ کر قرأت کیا کرتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو کر تیں چالیس آیتیں پڑھتے، پھر رکوع کرتے۔ (بخاری، کتاب الصلوۃ: ۱۱۱۸۔ مسلم: ۱۷۰۲۔ ابو داود: ۱۹۵۴۔ ترمذی: ۳۷۴۔ نسائی: ۱۶۴۷)

☆ ثابت ہوا کہ بیمار کمزور یا بوڑھا آدمی اگر پورا قیام نہ کر سکتا ہو تو وہ کچھ قیام کا حصہ بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے۔

☆ قیام کرنا فرض ہے اس لیے کوشش یہی ہونا چاہیے کہ کچھ نہ کچھ اور کسی نہ کسی طرح قیام ضرور کیا جائے۔

☆ اگر کسی چیز کا سہارا لے کر قیام کر سکتے ہیں تو سہارا لے کر قیام کر لے۔ (فتاوٰی برائے خواتینِ اسلام، ص: ۲۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بوڑھے ہو گئے تو آپ ایک ستون کی ٹیک لگا کر رات کی نماز میں قیام کرتے۔ (ابوداؤد: ۹۴۸۔ السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۳۱۹)

☆ حسن بصری کا قول ہے کہ بیمار آدمی فرض نماز کی دو رکعت بیٹھ کر اور دو رکعت قیام کر کے ادا کر سکتا ہے۔ (بخاری، ابواب تقصیر الصلوۃ، باب اذا صلی قاعدا ثم صح...... ح: ۱۱۱۸)

بیٹھ کر پڑھنے میں اجر کی کمی:

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا! بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

''جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اس کو بیٹھ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا۔'' (بخاری، کتاب الصلوۃ، ح:۱۱۱۶، ابوداؤد: ۹۵۱۔ ابن ماجہ: ۱۲۳۱۔ مسند احمد: ۴/۴۲۶)

معلوم ہوا کہ بیمار کو جیسے بھی نماز ادا کر سکے اجازت ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے میں اجر کم ہو جاتا ہے لہٰذا کوشش یہی ہونا چاہیے کہ جیسے بھی ہو کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے۔ حقیقی عذر کی صورت میں اللہ تعالیٰ خوب جانتا اور معاف کرنے والا ہے۔

بیماری کی حالت میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھائی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے۔ آپ نے اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ بعض لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ آپ نے ان کو اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا۔

''امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ رکوع کر لے تو

تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔"

(بخاری، کتاب الصلوۃ: ۱۱۱۳)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بہت دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور رات کا بہت سا حصہ بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔ (ابوداود: ۹۵۵۔ مسلم: ۷۳۰۔ ابن ماجہ: ۱۲۲۸)

رکوع کرنے پر قادر نہ ہونا:

اگر کوئی شخص قیام بھی کر سکتا ہے اور سجدہ بھی کر سکتا ہے لیکن رکوع نہیں کر سکتا تو کھڑے کھڑے قیام مکمل کر لے جس قدر جھک سکتا ہے جھک کر رکوع کا اشارہ کر لے اور پھر سجدے کے لیے چلا جائے۔ (بحوالہ سابق)

سجدہ کرنے پر قادر نہ ہونا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کو دیکھا کہ وہ تکیہ (سامنے رکھے) اس پر نماز پڑھ رہا ہے۔ آپ نے اس کا تکیہ پھینک دیا پھر اس نے لکڑی کے تختے پر نماز ادا کرنا چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ہٹا دیا اور فرمایا:

صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيمَاءً وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ أَخْفَضَ رُكُوْعَكَ۔

"اگر زمین پر نماز پڑھ سکتے ہو تو زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھو ورنہ اشارے سے نماز پڑھو البتہ اپنے سجدے کو رکوع سے ذرا سے نیچے کرو۔"

(السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۳۲۳۔ صفۃ صلوۃ النبی)

☆ معلوم ہوا کہ اگر بیمار زمین پر سجدہ نہ کر سکتا ہو تو کسی تکیے، میز یا اونچی چیز پر سر ٹکا کر سجدہ کرنا درست نہیں۔

☆ اگر کوئی شخص قیام اور رکوع تو کر سکتا ہے لیکن سجدہ نہیں کر سکتا تو وہ تشہد کی صورت بیٹھ کر سر کو سجدے کے لیے قدرے جھکا دے گا۔

(فقہ علی المذاہب الاربعہ)

☆ اگر رکوع بھی اشارے سے کرے اور سجدہ بھی اشارے سے کرے تو رکوع کے اشارے میں سر کو سجدے کے اشارے کی نسبت کم جھکائے گا۔

(مسند احمد: ۴/۴۴۷ ترمذی نے اسے صحیح کہا۔ صفۃ صلوۃ النبی)

چار زانو بیٹھ کر نماز پڑھنا:

چار زانو بیٹھ کر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے لیکن سجدہ، قومہ اور جلسہ کرتے ہوئے اسی طرح بیٹھنا ہو گا جس طرح تشہد کے لیے بیٹھتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جب وہ بوڑھے ہو گئے) چار زانو ہو کر نماز پڑھتے دیکھا۔ (نسائی، حاکم نے اسے صحیح کہا، ابن خزیمہ: ۱/۱۰۷/۲ صفۃ صلوۃ النبی)

چار زانو سے مراد یہ ہے کہ اپنا دایاں پاؤں اپنی بائیں ران کے نیچے اور اپنا بائیں پاؤں اپنی دائیں ران کے نیچے رکھ کر مقعد پر بیٹھنا۔

رکوع اور سجدے پر قادر نہ ہونا:

جو شخص قیام کر سکتا ہو لیکن رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا مگر بیٹھ سکتا ہو تو ایسا شخص قیام کے بعد رکوع کے لیے جتنا سر جھکا سکتا ہے، جھکا کر اشارہ کرے گا۔

اس کے بعد سیدھا ہو جائے گا اور زمین پر بیٹھ کر سجدے کے لیے جتنا جھک سکتا ہے جھک کر اشارہ کرے گا۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ)

قیام، رکوع اور سجدے پر قادر نہ ہونا:

جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر نہ ہو تو وہ جس طرح بھی بیٹھ سکتا ہے، بیٹھ کر نماز ادا کرے گا۔ رکوع اور سجدے کے لیے جس قدر جھک سکتا ہے جھک کر اشارہ کرے گا۔ البتہ یہ خیال رکھنا ہوگا کہ رکوع کی نسبت سجدے کے اشارے میں زیادہ جھکے۔ (بحوالہ سابق)

جو شخص صرف کھڑا ہو سکتا ہو:

اگر کوئی شخص نہ بیٹھ سکتا ہے نہ رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے لیکن کھڑا ہو سکتا ہے تو وہ کھڑے ہو کر اپنی نماز ادا کرے۔ کیونکہ قیام کرنا واجب ہے جب کہ وہ شخص قیام پر قدرت بھی رکھتا ہے۔

قیام کے بعد کھڑے کھڑے رکوع اور سجدے کا اشارہ کرے۔ یہ خیال رکھے کہ رکوع کی نسبت سجدے کے اشارے میں زیادہ جھکے۔ (بحوالہ سابق)

جو شخص کھڑے ہونے اور بیٹھنے پر قادر نہ ہو:

☆ اگر کھڑے ہونے اور بیٹھنے کی قدرت نہ ہو تو دائیں پہلو پر لیٹ کر قبلہ رخ منہ کر کے اشارے سے نماز کے تمام ارکان ادا کر لے۔ دائیں کروٹ پر نماز ادا کرنا افضل ہے۔

(دیکھیے بخاری: ۱۱۱۶۔ ابوداؤد: ۹۵۱ فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام ص: ۱۴۲)

☆ اگر دائیں طرف کروٹ نہ لے سکتا ہو تو پھر بائیں طرف کروٹ لے کر قبلہ رخ منہ کر کے اشارے سے نماز کے تمام ارکان ادا کرے۔

(فقہ السنہ)

☆ اگر دائیں بائیں کروٹ نہ لے سکتا ہو تو پھر چت لیٹ کر سر کو تکیے کے سہارے سے کچھ اونچا کر لے، تاکہ رخ قبلہ کی جانب ہو جائے۔ پیروں کے تلوے بھی قبلہ کی جانب ہوں اور گھٹنے اونچے کر لے۔ رکوع و سجود کے لیے سر سے اشارہ کرے۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ، حاشیہ ص: ۶۱۴)

اگر سر سے رکوع و سجود کا اشارہ نہ کر سکے:

جو شخص سر کو جھکا کر رکوع اور سجدے کے اشارہ کرنے پر قادر نہ ہو وہ پلکوں کو جھکا کر اشارہ کرے اور رکوع کی نسبت سجدے کے اشارے کے لیے پلکوں کو زیادہ جھکائے۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ، حاشیہ ص: ۶۱۴)

کوئی رکن بھی ادا کرنے پر قادر نہ ہو:

اگر ہوش قائم ہوں لیکن کوئی بھی رکن ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو پھر دل ہی میں نماز کے ارکان اور الفاظ کا تصور کر لے یا ہونٹ ہلا کر الفاظ ادا کر لے۔

الفاظ ادا کرنے پر قادر نہ ہونا:

اگر کوئی شخص زبان، گلے، ہونٹ چہرے وغیرہ کی تکلیف کی وجہ سے ہونٹ ہلا کر الفاظ ادا نہیں کر سکتا تو دل ہی میں لفظ دہرا لے۔

نماز کی جگہ:

☆ اگر زمین پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں تو زمین ہی بہتر

ہے۔ (فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام، ص:۱۲۲)

☆ اگر بیٹھ سکتے ہیں تو زمین پر تشہد کی طرح بیٹھ کر نماز ادا کریں۔

☆ اگر زمین پر نہیں بیٹھ سکتے تو پھر قیام زمین پر کھڑے ہو کر کریں اور سجدے کے اشارے کے لیے کرسی، چارپائی وغیرہ پر بیٹھ سکتے ہیں۔

اگر قبلہ رخ نہ ہو سکے:

عطاء بن ابی رباح کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکے تو جدھر رخ ہو ادھر ہی نماز ادا کر لے۔

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب اذا لم یطق قاعدًا صلّی علی جنب اوائل حدیث:۱۱۱۷)

تھوک، کھانسی، چھینک، زکام:

☆ اگر دورانِ نماز چھینک آ جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہیں کہہ سکتے۔ نماز کے دوران ایک آدمی نے چھینک ماری، اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دیا، اس کے جواب میں معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ نے نماز ہی میں یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہہ دیا، نماز سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ۔

”نماز میں انسانی گفتگو کی کوئی گنجائش نہیں نماز میں تو صرف تسبیح، تکبیر اور تلاوتِ قرآن ہی ہونی چاہیے۔“ (مسلم)

☆ اگر کھانسی آ جائے اور آواز بھی نکلے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

☆ کھانسی قرات کے دوران آ جائے تو جتنی قرأت کر لی ہے اس پر

اکتفا کرتے ہوئے رکوع میں بھی جا سکتے ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے سورہ مومنون تلاوت کر رہے تھے جب عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ ﷺ کو کھانسی آ گئی آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے۔ (ابن ماجہ: ۸۲۰۔ مسلم: ۴۵۵۔ بخاری قبل حدیث: ۷۷۴)

☆ اگر زکام کی شدت ہو تو کپڑے کے پلو سے ناک صاف کر کے مسل دیں۔

☆ اگر بلغم یا تھوک آئے تو اپنے کپڑے پر تھوک کر اسے مسل دیں یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوک دیں۔

☆ رومال اور ٹشو وغیرہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ بائیں طرف اگال دان رکھ لیں اور بوقتِ ضرورت بائیں ہاتھ سے اگال دان اٹھا کر سامنے لا کر تھوک کر پھر بائیں طرف رکھ دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا (ایسی حالت میں) اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ (بخاری: ۷۳۹۴، ۶۱۱۱)

آنکھوں کی تکلیف:

☆ نماز کے دوران آنکھیں کھلی اور سجدہ گاہ پر رکھنا چاہئیں تکلیف یا درد کی وجہ سے آنکھیں بند بھی کر سکتے ہیں۔

☆ اگر آنکھوں سے میل یا پانی نماز کے دوران نکلے تو اسے صاف کیا

جا سکتا ہے۔ٹشو پیپر یا رومال بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے سر نہیں جھکا سکتے تو رکوع اور سجدہ اشارے سے کریں لیکن کسی اونچی چیز پر سجدہ نہ کریں مثلاً تکیہ، میز وغیرہ۔

ہاتھ اور بازو کی تکلیف:

☆ ہاتھ یا بازو کی تکلیف کی وجہ سے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کو جہاں تک لے جا سکتے ہیں وہیں تک لے جائیں۔

☆ اگر ہاتھ اوپر لے جانا ناممکن ہی نہیں تو دل میں اس ہیئت کا تصور کر لیں جو تکبیر تحریمہ کے وقت اختیار کی جاتی ہے۔

☆ اگر تکلیف کی وجہ سے سینے پر ایک ہاتھ باندھنا ممکن نہیں تو جو ہاتھ باندھ سکتے ہیں صرف اسے باندھ لیں۔

☆ اگر دونوں ہاتھ نہیں باندھ سکتے تو جہاں تک سینے یا پیٹ کی طرف لے جا سکتے ہیں لے جائیں۔

☆ اگر سینے یا پیٹ کی طرف ہاتھ یا بازو کا جھکاؤ کرنا بھی دشوار ہے تو پھر جیسے بھی ہاتھ رکھے جا سکتے ہیں رکھ کر قیام کر لیں۔

☆ اگر سجدہ کرتے ہوئے مسنون طریقے سے بازوز میں سے اٹھا کر اور جسم سے الگ کر کے رکھنا ممکن نہیں تو جس طرح رکھ سکتے ہیں ویسے ہی رکھ لیں۔

☆ اگر رکوع میں گھٹنے نہیں پکڑ سکتے تو جہاں بھی اور جیسے بھی ہاتھ رکھ سکتے ہیں رکھ لیں اگر رکوع کی طرح جھک سکتے ہیں تو جھکنا ضروری ہے۔

☆ قعدے میں بھی ہاتھ جہاں اور جیسے بھی رکھے جا سکتے ہیں رکھ لیں۔

سلام پھیرنا:

☆ اگر گردن کے درد یا اکڑاؤ کی وجہ سے گردن گھما کر سلام نہیں پھیر سکتے تو سر کی جنبش سے دائیں بائیں اشارہ کر کے سلام پھیر لیں۔

☆ اگر سر کو بھی جنبش نہیں دے سکتے تو پھر آنکھوں کا اشارہ کافی ہے۔

زچگی کی تکلیف:

☆ زچگی کا درد شروع ہو چکا ہے لیکن خون نہیں آ رہا تو نماز ادا کرنا ہوگی۔

☆ اگر بچہ کا کچھ حصہ نکل چکا ہے لیکن ابھی پورا نہیں نکلا تو بھی نماز ادا کرنا ہوگی۔

☆ اگر بچہ پیدا نہیں ہوا لیکن خون نکل رہا ہے تو نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

☆ اگر حمل کے ۸۰ دن گزرنے سے پہلے خون آنا شروع ہو جائے تو نماز ادا کی جائے گی۔ اسے حیض یا نفاس کا خون نہیں کہا جائے گا بلکہ یہ فسادِ خون کی حالت کہلائے گی۔

☆ زچگی کی تکلیف زیادہ ہو تو جس طرح بیٹھے، کھڑے، لیٹے نماز ادا کر سکتے ہیں ادا کر لیں۔

☆ اگر حمل کو ۸۰ ایام سے زائد گزر چکے ہوں اور اسقاط ہو جائے تو یہ حالت نفاس یعنی ناپاکی کی حالت کہلائے گی۔ خون بند ہونے تک نماز ادا

نہیں کی جائے گی۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے، بدنی طہارت کے مسائل)

زہریلے جانور کا دورانِ نماز کاٹ لینا:

☆ دورانِ نماز اگر کسی زہریلے کیڑے نے کاٹ لیا اور اس کا فوری علاج کرنا ضروری ہے تاخیر کرنے سے زہر جسم میں پھیل جائے گا تو اس صورت نماز توڑی جاسکتی ہے۔

☆ دورانِ نماز کسی زہریلے کیڑے سانپ وغیرہ اور درندہ موذی جانور جیسے شیر وغیرہ کو دیکھیں تو انہیں مارنے یا ان کے شر سے کسی دوسرے کو بچانے کی سکت اپنے اندر رکھتے ہیں تو نماز توڑ سکتے ہیں۔ بعد میں قضا کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔

''نماز میں دو سیاہ چیزوں کو ماردیا کرو سانپ اور بچھو۔''

(ابوداؤد: ۹۲۱۔ ترمذی: ۳۹۰۔ ابن ماجہ: ۱۲۴۵)

☆ اگر کسی ایسے کیڑے نے کاٹ لیا کہ اس کے زہر کے پھیلنے کا اندیشہ یا تکلیف بڑھنے کا اندیشہ نہیں تو نماز پوری کرلیں۔

کسی دوا کی وجہ سے بے ہوش ہونا:

☆ اگر کوئی شخص ایسی دوا کھاتا یا ایسا انجکشن لگواتا ہے جس کے اثر کی وجہ سے غنودگی طاری ہوجاتی ہے یا شدت سے بخار چڑھ جاتا ہے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ نماز کا وقت قریب آلگا ہو تو نماز ادا کرنے کے بعد دوا اور

انجکشن استعمال کرے۔

☆ اگر زیادہ دیر حالت خراب رہتی ہے تو دو نمازوں کو جمع بھی کیا جا سکتا ہے۔

☆ آپریشن تھیٹر میں جانا یا ایسی مخصوص ورزش کرنا یا ٹیسٹ کروانا ہو جس سے نماز کا وقت نکل جائے گا تو کوشش کی جائے کہ اول وقت پر نماز پڑھ کر فارغ ہو جائیں۔

عام بے ہوشی:

☆ بے ہوش ہونے والے شخص کا وضو ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا وہ ہوش میں آنے پر نماز کے لیے نیا وضو کرے گا۔

☆ بے ہوش شخص ہوش آنے کے بعد اور یادداشت بحال ہونے پر اپنی چھوٹی ہوئی نمازوں کی بالترتیب قضا دے گا خواہ اس کی ایک یا دو دن کی نمازیں اکٹھی ہو جائیں اس پر کفارہ یا گناہ نہیں۔ یہ سوئے ہوئے شخص کے حکم میں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ نَسِیَ صَلَاۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَکَفَّارَتُھَا اَنْ یُصَلِّیَھَا اِذَا ذَکَرَھَا۔

(مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ۔۶۸۴)

”جو شخص نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو وہ یاد آنے پر پڑھ لے۔“

(فقہ السنہ از عاصم الحداد)

طویل بے ہوشی:

جب لمبی بے ہوشی ہو بیماری کی وجہ سے یا علاج کی وجہ سے تو اس کا حکم نیند

والے شخص جیسا ہے۔ اگر تین دن سے زیادہ وقت گزر جائیں تو اس کے ذمہ کوئی قضا دینا نہیں، وہ پاگل کے حکم میں ہوگا۔ وہ عقل صحیح ہونے پر نئے سرے سے نماز پڑھنی شروع کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے ان کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ سویا ہوا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔ دیوانہ یہاں تک کہ ہوش میں آ جائے اور بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ (ابوداؤد: ۴۳۹۸، فقہ المذاہب الاربعہ)

دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا:

☆ جس شخص کے لیے مرض کی شدت کی وجہ سے بار بار وضو کرنا یا نماز ادا کرنے کے لیے خاص وضع پر بیٹھنا یا کھڑے ہونا مشکل ہو تو وہ دو نمازوں کو ایک ہی وضو سے اکٹھے ادا کر سکتا ہے۔ اور اس کی صورت یہ ہے۔

☆ ظہر کا آخری وقت اور عصر کا اول وقت وہ دونوں نمازیں ایک وضو سے ملا کر پڑھ لے۔

☆ مغرب کا آخری وقت ہو اور عشاء کا اول وقت تو مغرب اور عشاء ملا کر ایک ہی وضو سے پڑھ لے۔

حدیث میں مرض کی وجہ سے دو نمازوں کو اکٹھے ملا کر پڑھنے کا ذکر نہیں ہے لیکن امام احمد اور امام مالک کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ مریض کو ہر نماز اپنے وقت پر ادا کرنے کی وجہ سے جو دقت پیش آتی ہے وہ بارش میں نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنے سے زیادہ ہے۔ امام نووی نے بھی یہی کہا ہے۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ)

نمازوں کی قضا:

☆ اگر بیماری کی وجہ سے نمازیں چھوٹ گئیں تو ترتیب وار جتنی ممکن ہو روزانہ نمازیں ادا کر کے قضا پوری کرے۔ (فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام، ص: ۱۲۸)

☆ قضا نمازیں ترتیب سے ادا کی جائیں۔ (فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام، ص: ۱۳۸)

☆ اگر کم نمازیں قضا ہوئی ہیں تو عذر دور ہوتے ہی ترتیب سے ساری نمازیں ادا کر کے پھر موجودہ وقت کی نماز ادا کریں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: قضا نماز اور قضا عمری)

بھول جانا:

بعض لوگوں کو بھول جانے کا مرض لاحق ہوتا ہے خصوصاً بڑھاپے میں۔ ایسے لوگ ذہن پر زور دے کر سوچیں کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور جتنی رکعتیں پڑھنے کا غالب گمان ہو ان کے مطابق بقیہ نماز پوری کر لیں اور نماز پوری کر کے آخری تشہد کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے نماز کے سجدوں کی طرح دو سجدے کر کے بغیر تشہد پڑھے دائیں بائیں سلام پھیر دیں۔

اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنا یاد نہ رہے تو سلام پھیرنے کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائیں گے اور سجدے سے اٹھ کر جلسۂ استراحت کے بعد پھر سجدے میں جا کر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر لیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: سجدہ سہو)

بھولنے میں شدت آجانا:

بعض لوگ دماغی طور پر اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ ان کی عقل ہی درست نہیں رہتی، وہ نماز میں بھی اور دیگر معاملات میں بھی کئی قسم کی ایسی باتیں اور حرکتیں کر جاتے ہیں جن سے ان کے دماغی نقص کا پتا چلتا ہے۔ نماز کے حوالے سے کئی طرح کی باتیں سامنے آتی ہیں مثلاً

وقت کا اندازہ نہ رہنا، طہارت کا پتا نہ چلنا، غلط طریقے سے وضو کرنا، نماز کے ارکان ادل بدل ہو جانا، جو تسبیحات یا الفاظ جس رکن میں پڑھے جاتے ہیں انہیں کسی دوسری جگہ پڑھ دینا، قبلے کا پتا نہ چلنا۔

ایسے لوگ شرعاً معذور ہیں۔ ان کے ہوش وحواس ہی درست نہیں لہٰذا ان پر کوئی گناہ بھی نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾

"اللہ نہیں تکلیف دیتا کسی بھی نفس کو مگر اس کی وسعت کے مطابق ہی۔"

بیمار اور باجماعت نماز:

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر واجب قرار دی ہے لیکن چار قسم کے لوگ مستثنیٰ ہیں: غلام، عورت، بچہ، مریض۔ (ابوداود)

مردوں پر باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ گو بیماری کی حالت میں باجماعت ادا کرنا فرض نہیں لیکن ہو سکے تو باجماعت ہی نماز ادا کی جائے، بیٹھ کر ہو سکے یا جیسے بھی ہو سکے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بیماری کے آخری دنوں میں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو

آدمیوں پر ٹیکا دیئے ہوئے (مسجد کی طرف) نماز کے لیے نکلے۔ (بیماری کی وجہ سے) آپ کے پاؤں زمین پر لکیر بنا رہے تھے۔ (بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب حدّ المریض ان یشہد الجماعۃ: ۱۹۸، ۱۹۹۔ مسلم: ۹۴۰۔ ابنِ ماجہ: ۱۲۳۲)

ابنِ مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں نابینا آدمی ہوں، میرا گھر بھی دور ہے۔ مجھے مسجد تک پہنچانے والا بھی کوئی نہیں۔ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ عرض کیا! جی ہاں۔ فرمایا: لَا اَجِدُ لَكَ رُخْصَةً ''میں تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔'' (ابوداؤد: ۵۵۲)

ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ باجماعت نماز سے (عہد نبوی میں) صرف منافق ہی جماعت سے پیچھے رہتے تھے، ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ایک (بیمار) آدمی کو دو آدمی سہارا دے کر لاتے اور اسے صف میں لا کر کھڑا کر دیتے۔ طویل حدیث کا ایک حصہ (سنن ابی داؤد: ۵۵۰)

ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے بیمار کو بھی مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا چاہیے، اگر وہ کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کر لے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کو بھی تاکید کی وہ لمبی نماز نہ پڑھایا کریں کیونکہ ان کے پیچھے، کمزور، بیمار، ضرورت منداور عورتیں بچے سبھی قسم کے لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ (دیکھیے سنن ابنِ ماجہ: ۹۸۴۔ بخاری: ۷۱۵۹، ۶۱۱۰، ۷۰۴، ۷۰۲، ۹۰۔ مسلم: ۴۶۶)

بچوں کے لیے

کتاب	مصنف	قیمت
1۔ممتا کے بول (لوریاں)		30/-
2۔اسوہ رسول اور کمسن بچے		
3۔حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی		18/-
4۔پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)		12/-
5۔رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت		15/-
6۔پورا تول		18/-
7۔وہ چاول تھے	عبدذی الاکرام	22/-
8۔چوزہ کہانی	مریم خنساء	18/-
9۔تاج پوشی	محمد مسعود عبدہ	15/-
10۔دو خط	محمد مسعود عبدہ	14/-
11۔اور شطونگڑا ہار گیا	محمد مسعود عبدہ	18/-
12۔تین حروف	محمد مسعود عبدہ	15/-
13۔اوں ھوں	مریم خنساء	68/-
14۔بچے اور کھیل		24/-
15۔شاخِ گل (منظومات)	مریم خنساء	30/-
16۔آہا نکلا چاند	نظمیں	45/-
17۔شہادتین (توحید و رسالت)	محمد مسعود عبدہ	18/-
18۔شاہی قبا	مریم خنساء	65/-
19۔حدیثِ نبوی کے چند محافظ		60/-
20۔ننھے حارث کا خواب	محمد مسعود عبدہ	

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور